سوال

(532) صبح کی اسمبلی میں سورۃ الفاتحۃ پڑھنا

جواب

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

گزارش یہ ہے کہ مدارس کی طرف سے ہم سے یہ سوال پوچھا گیا ہے کہ سکول میں صبح کی اسمبلی میں اگر طالبات بلند آواز سے سورۂ فاتح پڑھیں تو اس کا کیا حکم ہے؟ چونکہ اس مسئلہ میں شرعی حکم معلوم کرنا ایک اہم معاملہ ہے اس لیے جناب سے گزارش ہے کہ اس مسئلہ کا جواب ارشاد فرمائیں تاکہ مدارس کو اس کی اطلاع دی جاسکے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

معانی سمجھتے ہوئے اور مطالب میں غور فکر کرتے ہوئے قرآن مجید کی تلاوت کرنا سب سے بڑا ثواب کا کام ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا، خیر کی توفیق طلب کرنا، رزق کی فراخی اور دوسری بھلائیوں کی دعا کرنا جائز عبادت ہے۔ لیکن سوال میں ذکر کردہ انداز سے سورتیں اشخاص پر تقسیم کرکے ہر ایک کا ایک ایک سورت پڑھنا تاکہ اس کے بعد رزق کی فراخی کی دعا کی جائے یہ کام بدعت ہے، کیونکہ یہ نبی ﷺ کے ارشاد سے بھی ثابت نہیں، عمل سے بھی نہیں، نہ کسی صحابی یا امام سے ثابت ہے اور بھلائی تو سب سلف صالحین کے طریق کے اتباع میںہے اور برائی بعد کے لوگوں کی بدعتوں میں ہے اور یہ ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هٰذا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ))

''جس نے ہمارے اس کام (دین) میں کوئی نئی چیز نکالی جو (دراصل) اس میں سے نہیں ہے تو وہ ناقابل قبول ہے۔''

اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا تو ہر وقت، ہر جگہ اور تنگی و فراخی ہر حال میں جائز ہے۔ شریعت نے نماز کے سجدہ کے دوران اور سحر کے وقت اور نماز کا سلام پھیرنے سے پہلے دعا کرنے کی ترغیب دی ہے۔ یہ ثابت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((يَنْزِلُ اللهُ إِلَى السَّمَآءِ الدُّنيَا كُلَّ لَيلَةٍ حِينَ يَمْضِي ثُلُثُ اللَّيلِ الأَوَّلُ فَيَقُولُ أَنَا المَلِكُ أَنَا المَلِكُ مَنْ ذَا الَّذِي يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ))

''ہمارا رب ہر رات اس وقت آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے۔'' اور فرماتا ہے: ''مجھے کون پکارتا ہے میں اس کی دعا قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے مانگتا ہے، میں اسے عطا کروں، کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرتا ہے، میں اس کو بخش دوں۔''

یہ حدیث امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کیے اور سیدنا عبداللہ بن عباس e کی یہ حدیث بھی ثابت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا الرَّبَّ فِيهِ وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ۔))

''رکوع میں رب کی عظمت بیان کرو اور سجدہ میں خوب دعا کرو، یہ حق رکھتی ہے کہ قبول کرلی جائے۔''

یہ حدیث امام احمد، مسلم، نسائی اور ابوداؤد نے روایت کی ہے اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی صحیح حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

((أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ۔))

''بندہ رب کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب سجدے میں ہوتا ہے، لہٰذا اکثرت سے دعا کیا کرو۔''

یہ حدیث مسلم، ابوداؤد اور نسائی نے روایت کی ہے صحیحین میں جناب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں تشہد سکھایا، پھر فرمایا:

((ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ أَحَدُكُمْ مِنَ الدُّعَاءِ أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ فَيَدْعُوَ بِهِ۔))

''پھر اس دعا کا انتخاب کرے جو اسے زیادہ اچھی لگے اور دعا کرے۔''

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ